شذرات

پیوستہ بہ گزشتہ

پہلی دونوں صورتیں ماڈریٹ کی مانند ہیں جو آہستہ آہستہ ترقی کے خواہاں ہیں اور آخری صورت اکسٹریمیٹ یعنی انتہا پسندوں کی ہے جو فی الفور ترقی چاہتے ہیں۔ پہلی دونوں صورتیں آہستہ آہستہ ترقی کرنے والی ہیں۔ جیسے یورپ میں جنگ عمومی ۱۹۱۴ء سے پہلے عورتوں نے اپنے حقوق لینے کے لیے انتہائی کوششیں کیں مگر کامیاب نہیں ہوسکیں مگر آخر ایسے سامان پیدا ہوگئے کہ یورپ کی حکومت کو طبقہ نسواں کو تمام حقوق دینے ہوئے جنگ عمومی میں مردوں کے جنگی محاذ پر جانے کے باعث طبقہ نسواں نے ہر شعبہ زندگی میں کام کیا۔ مسپتالوں میں نرس کا کام وہ کررہی ہیں کارخانوں میں ہر ایک قسم کا سامان وہ تیار کررہی ہیں۔ مختلف محکموں میں ملازم ہوکر وہ خدمت بجالائیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومتوں کو طبقہ نسواں کو حقوق دینے پڑے یہی حالت ہے۔ آخری طبقہ یعنی انسان کی غرض کے اس انقلاب کے بعد جو پہلا انسان اس کا نام آدم ہے، آدم کا مطلب ہے آتم یعنی روح اصلی لفظ سنسکرت زبان میں آتما ہے۔ مگر جب یہ لفظ عبرانی زبان میں آیا تو آتم کی بجائے آدم بولا گیا۔ اگر اسے روحانیت میں بتلایا جائے تو یہ فرشتہ یعنی رُوح ہے اور اس صورت میں حیوان نہیں رہتا۔

(۱) عام حیوانوں کی نسبت جس میں چرند پرند وغیرہ شامل ہیں انسان دو چیزیں الگ قائم کرے گا اور ان سے اجتماعی قوت پیدا کرے گا اول انسانی جماعتوں کی اجتماعی قوت ایک ایک فرشتہ میں افرادی طور پر ہوتی ہیں اور اجتماعی طور پر اسی قوت کو قائم کرلیتے ہیں۔ فرشتے روحانی قوتوں سے بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ اور آدم اپنی دماغی قابلیتوں سے لمبے لمبے کام کرے گا جو فرشتوں سی قدرت والے ہوں گے۔

غرض انسان مادی طاقتوں کے زور سے روحانی طاقتوں کا کام کرے گا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ یہ حیوانوں میں حاکم بن کر رہے گا۔ انسان اگرچہ بذات خود حیوان ہے اور اس کی

پیدائش حیوانوں کی طرح ہوتی ہے مگر اسے سمجھ وغیرہ بخوبی دی گئی ہے اپنی ضرورتوں کے موافق حیوانوں سے ہر قسم کا کام لے سکے گا۔ یہ دونوں قوتیں اس کے اندر فطرتی طور پر محفوظ ہیں۔ اب ایک ایسا موقعہ آتا ہے کہ وہ ان قوتوں کا امتحان لیتا ہے اور ان کا مظاہرہ کرتا ہے یعنی وہ اپنی ہستی کو پہچاننے لگ جاتا ہے۔ جیسے شیر کا بچہ بھیڑوں میں مل گیا اور وہیں تربیت پائی اور انہیں کے ساتھ گھاس وغیرہ کھا کر پرورش پاتا رہا۔ ایک دفعہ اس طرف سے ایک شیر کا گزر ہوا تو اس نے شیر کے بچہ کو بھیڑوں میں دیکھ کر تعجب کیا اور اسے جتلایا کہ وہ شیر کا بچہ ہے آخرکار اس نے ایک بھیڑ کا بچہ شکار کیا اور شیر کے بچہ کو بھی اسی طرح شکار کرنے کو کہا شیر کے بچہ نے بھی بھیڑ کو پکڑ لیا اور اسی طرح اس کی قوت لوٹ آئی۔ غرض اس سے مدعا یہ ہوتا ہے کہ اس کی اندرونی طاقتوں کا مظاہرہ کیا جائے۔ انسان کو بھی اسی طرح واقعہ پیش آیا جس سے وہ اپنی اندرونی طاقتوں کو سمجھنے لگ گیا۔ دربار الٰہی میں بنی نوع انسان اور تمام مخلوق کے لیے فرشتے کام کرتے ہیں جو روحانی طاقتوں سے کام لیتے ہیں اور آدم بھی انہی روحانی طاقتوں کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ قدرت الٰہی نے روحانی طاقتوں سے انسانی ترقی کی تکمیل کے لیے ایک باغ بنایا پھر تمام ملائکہ سے ان باغ کی چیزوں کے نام وغیرہ دریافت کیے۔ فرشتے اس معاملہ میں عاجز رہ گئے مگر انسان نے ان کی تمام خاصیتوں سے اطلاع دی جس کا ذکر سورۃ البقرہ میں ہے انسان کے اکیلا ہونے کے باعث نسل انسانی نہیں بڑھ سکتی تھی اس سے پہلے حیوانوں کے جوڑے موجود تھے اس واسطے حیوانوں کے مانند انسان کا جوڑا بھی تجویز کیا گیا اور انہیں زن و شوہر کے تعلقات قائم کرنے سے منع کر دیا گیا۔ انسان میں جب بلوغ کی طاقتیں بڑھیں تو اس میں قوت شہوانی کا غالب آنا ضروری تھا غرض وہ دونوں ہمبستر ہوئے اور دونوں ننگے رہ گئے انہیں ستر پوشی کی ضرورت محسوس ہوئی اس واسطے انھوں نے ستر پوشی کے لیے درختوں کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانکا

(۲) انسان جب کوئی برا کام کرتا ہے تو اس سے آرام و راحت کی چیزیں چھین جاتی ہیں اسی کا نام گناہ ہے آدمؑ سے جب جنت چھن گئی تو دونوں نے محسوس کیا کہ ان سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہے۔ انسان جب تک اپنی پہلی آرام و راحت کی چیزوں کو حاصل کرلے اسے ٹھنڈک نہیں پہنچی

اس لیے وہ کوشش کرتا ہے کہ اس چیز کو دوبارہ حاصل کرے۔

(۳) اصل روحانیت ہے جس سے ملائکہ تعلق رکھتے ہیں اس سے دوسرے درجہ پر جو روحانیت ہے وہ آگ بن جاتی ہے اور وہ نفی کرتے ہیں کام دنیا سے کسی کام کو خراب کرنا منظور ہو تو اس میں ... دیتی ہے اس دوسرے درجہ کی قوت کا نام ابلیس ہے جسے آگ سے تعبیر کیا گیا ہے اس کے بعد تیسرے درجہ پر پھر روحانیت کا نمونہ ہے اور یہ پہلے درجہ (ملائکہ) کی مثل ہے انسان اسی قوت کا نام ہے غرض انسانی روحانیت ملائکہ کا نمونہ ہے ملائکہ کے نیچے جو طاقت ہے اسے ابلیس یعنی آگ سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۴) غرض انسان کو اس کی ہستی سمجھانے کے لیے ضروری ہے کہ اسے اس کی مخالف قوتوں سے آگاہ کر دیا جائے ورنہ یہ حکومت نہیں کر سکتا اب جس وقت یہ مظاہرہ کیا گیا تو فرشتوں نے اقرار کر لیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا اس کا مطلب ہوا کہ ہمہ قسم قوتوں نے اقرار کر لیا۔ ملائکہ اور آدم دونوں ایک قسم (پہلی اور تیسری) کی روحانیت سے تھے اس لیے ملائکہ نے اقرار کر لیا مگر ابلیس متعارض قوت یعنی آگ کی قوت سے تھا اس نے انکار کر دیا۔ یہ متعارض قوت (ابلیس) جب تک انسان دنیا میں رہے گا ہمیشہ متعارض رہے گی۔ یہ متعارض قوت انسان کی ترقی کے لیے ضروری ہے اور جب تک متعارض قوت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا اب جیسے دو بھائی ہیں جو کسی چیز کی ملکیت کے لیے آپس میں لڑ جاتے ہیں اور جنگ و جدال اور کشت و خون کے درپے ہوتے ہیں اس ان کے تمام برادرانہ تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں اسی طرح انسان و ابلیس کا معاملہ ہے دونوں روحانیت کا ایک ایک ٹکڑا ہیں مگر جب دونوں آپس میں لڑ جاتے ہیں تو انسان اسی کو شیطان ابلیس عدو لعین وغیرہ ہر قسم کے حقارت آمیز الفاظ سے مخاطب کرتا ہے۔

(۵) اوپر بتلایا جا چکا ہے کہ ملائکہ سے نیچے جو طاقت ہے اسے آگ یعنی ابلیس سے تعبیر کرتے ہیں اس کے نیچے انسانی روحانیت جو ملائکہ کا نمونہ ہے اسی طرح انسان کے نیچے ایک طاقت ہے اس کا نام ہے حیوانی ابلیس اپنی طاقت کو حیوانوں پر زیادہ موثر کر سکتا ہے بہ نسبت انسانوں کے اس لیے کہ انسان متعارض قوتیں رکھتا ہے اور ابلیس کا اثر جلدی قبول نہیں کرتا مگر حیوان جلدی اثر قبول کر لیتا ہے مثلاً دو آدمی آپس میں لڑ جاتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے کے بیٹے کو باپ سے لڑا دیتا ہے اور اسی طرح اپنے حریف کو شکست دے دیتا مگر شکست خوردہ حریف یہ الزام لگاتا ہے کہ اس نے مجھے شکست دی یہ نہیں کہتا کہ میرا بیٹا میرے خلاف ہو گیا۔